© rasailojaraid.com

یا عالم اجسام، اس طرح جن عالم مثال کی مخلوق ہے اور ان کی روک تھام جو شہاب سے ہوتی ہے وہ شہاب بھی مثالی چیز ہے، جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔

سنہ ۷۱۰ھ کے ماہ رمضان المبارک میں عالم اسلام میں جہاں کئی حوادث رونما ہوئے ہوں گے وہاں علامہ قطب الدین شیرازی کی وفات کا سانحہ بھی ہے، علامہ قطب الدین کا پورا نام اس طرح ہے:۔ قطب الدین محمود بن ضیاء الدین مسعود گازرونی۔ ماہ صفر سنہ ۶۳۴ھ میں شہر شیراز میں آپ کی ولادت ہوئی۔

علامہ کا باپ مشہور طبیب اور مشائخ صوفیہ میں سے تھا۔ قطب الدین بھی ابتدائی عمر میں طب کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور ساتھ ہی سلوک و عرفان میں بھی قدم رکھا۔ ۱۴ سال کی عمر میں تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور باپ کا مطب اور ہسپتال ان کے سپرد ہوا قطب الدین علم کے متلاشی تھے، ابن سینا کی مشہور عالم کتاب کلیات قانون کو پڑھا اور دوسری علمی اور فلسفی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہو گئے۔

جب مراغہ کی رصدگاہ کا کام علامہ نصیرالدین طوسی کو سونپا گیا تو قطب الدین کو وہاں جانے کا شوق دامن گیر ہوا، مراغہ کی راہ اختیار کی اور اپنے آپ کو استاد کی خدمت میں حاضر دیکھا۔ علم ہیئت اور اشارات ابن سینا کو حکیم طوسی سے پڑھا اور قانون کی مشکلات کو ان کے حکیمانہ افکار کی مدد سے حل کیا، اس کے بعد ایلخانیان مغلوں کے تصرف میں جو ریاستیں تھیں ان کی سیاحت کی اور اصفہان سے ہوتے ہوئے بغداد پہنچے پھر روم گئے اور مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی سے ملاقات کی۔ جامع الاصول کتاب کو قونیہ میں لکھا۔ روم کے حاکم نے آپ کی بڑی عزت کی اور سیواس کا قاضی بنایا۔ سیواس میں ہی علامہ قطب الدین نے تحفۃ الشاہیہ کتاب تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد سفارت کے عہدہ پر احمد تکودار کی طرف سے مصر پہنچے، وہاں سے پھر شام کا سفر اختیار کیا اور شام میں درس تدریس میں مشغول ہو گئے۔

علامہ قطب الدین شیرازی کی آخری تصنیف کتاب درۃ التاج ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اور ابن سینا کی مشہور عالم کتاب شفاء کی طرح ہے۔ اس کتاب میں بھی علامہ نے کتاب الشفا کی

(باقی شذرات صفحہ ۲۷ پر دیکھیے)

© rasailojaraid.com